ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیت ۱۱

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَھَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِھَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّھُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑪

ث ل ث

ثَلَثَ يَثْلُثُ (ن) ثَلْثًا : کسی چیز کا تیسرا حصہ لینا' ایک تہائی لینا۔

ثَلَاثٌ (اسماء العدد): تین۔ ﴿خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ﴾ (الزمر:٦) ''ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش تین اندھیروں میں''۔ ﴿فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرۃ:١٩٦) ''تو تین دن کا روزہ رکھنا ہے حج میں۔''

ثَلَاثُوْنَ: تیس۔ ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً﴾ (الاعراف:١٤٢) ''اور ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے تیس راتوں کا۔''

ثُلُثٌ : کسی چیز کا تیسرا حصہ' ایک تہائی۔ آیت زیر مطالعہ۔

ثَالِثٌ : ترتیب میں تیسرا۔ ﴿قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ﴾ (المائدۃ:٧٣) ''انہوں نے کہا کہ اللہ تین کا

تیسرا ہے۔"

ثُلَاثُ: تکرار کا عدد ہے۔ تین تین۔ سورۃ النساء کی آیت ۳ دیکھیں۔

ث ن ی

ثَنَی یَثْنِیْ (ض) ثَنْیًا : کسی چیز کو تہہ کرنا' دوہرا کرنا۔ ﴿اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ﴾ (ھود:۵) "بے شک وہ لوگ دہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو۔"

ثَانٍ (فَاعِلٌ کا وزن) : (۱) دہرا کرنے والا۔ (۲) ترتیب میں دوسرا۔ ﴿ثَانِیَ عِطْفِہٖ﴾ (الحج:۹) "اپنی گردن کو دہرا کرنے والا ہوتے ہوئے"۔ ﴿اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ﴾ (التوبۃ:۴۰) "جب نکالا آپؐ کو ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا' دو کا دوسرا ہوتے ہوئے۔"

اِثْنَانِ مؤنث اِثْنَتَیْنِ (ان میں ہمزۃ الوصل ہے) : اسماء العدد میں سے ہے۔ دو۔ ﴿لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـھَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ﴾ (النحل:۵۱) "تم لوگ مت بناؤ دو اِلٰہ۔"

مَثْنٰی (مَفْعَلٌ کا وزن ہے اور تکرار کا عدد) : دو دو۔ سورۃ النساء آیت ۳ دیکھیں۔

مَثَانِیْ (مَفَاعِلُ کے وزن پر یہ مَثْنٰی کی جمع ہے) : بار بار دہرانا' پھر اسم المفعول کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بار بار دہرایا جانے والا۔ ﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ﴾ (الحجر:۸۷) "اور بے شک ہم نے دیا ہے آپؐ کو سات یعنی سات آیتیں بار بار دہرائی جانے والی۔"

اِسْتَثْنٰی یَسْتَثْنِیْ (استفعال) اِسْتِثْنَاءً : کسی اصول سے کسی کو الگ کرنا' مستثنیٰ کرنا۔ ﴿اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّھَا مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾﴾ (القلم) "جب ان لوگوں نے قسم کھائی کہ وہ لازماً کاٹیں گے اس کو (یعنی کھیت کو) صبح ہوتے ہی۔ اور انہوں نے استثناء نہیں کیا' یعنی ان شاء اللہ نہیں کہا۔"

ن ص ف

نَصَفَ یَنْصُفُ۔ نَصَفَ یَنْصِفُ (ن۔ض) نَصْفًا : کسی چیز کا برابر دو حصوں میں ہونا۔ (۱) آدھا ہونا۔ (۲) برابر ہونا۔

نِصْفٌ : آدھا حصہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَنْصَفَ (افعال) اِنْصَافًا: کسی چیز کے برابر دو حصے کرنا۔ (۱) آدھا کرنا۔ (۲) برابر کرنا' انصاف کرنا۔ اس باب سے کوئی لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔

س د س

سَدَسَ یَسْدُسُ۔ سَدَسَ یَسْدِسُ (ن۔ض) سَدْسًا : چھٹا ہونا' چھٹا حصہ لینا۔

سُدُسٌ : چھٹا حصہ (یعنی کسی چیز کے برابر چھ حصے کیے جائیں تو ایک حصہ پوری چیز کا چھٹا حصہ ہوگا)۔ آیت زیر مطالعہ۔

سَادِسٌ : ترتیب میں چھٹا۔ ﴿وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَۃٌ سَادِسُھُمْ کَلْبُھُمْ﴾ (الکھف:۲۲) "وہ لوگ کہیں گے پانچ ہیں' ان کا چھٹا ان کا کتا ہے۔"

ء خ و

اَخَی یَخِی (ن) اُخُوَّۃً : (۱) ماں' باپ یا کسی ایک کی طرف سے نسبی بھائی ہونا۔ (۲) دودھ شریک بھائی ہونا۔ (۳) معنی کے لحاظ سے بھائی ہونا۔ ہم عقیدہ یا ساتھی ہونا۔

اَخٌ : یہ دراصل اَخَوٌ ہے جو قاعدے کے مطابق تبدیل ہو کر اَخٌ استعمال ہوتا ہے (آسان عربی گرامر' حصہ سوم' پیراگراف ۱۳:۷۷)۔ بھائی' نسبی دودھ شریک اور معنوی' ہر طرح کے بھائی کے لیے آتا ہے۔ جب یہ مضاف بنتا ہے تو اس کی رفعی' نصبی اور جری حالت اَخُوْ' اَخَا اور اَخِیْ ہوتی ہے۔ ﴿اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ ۚ﴾ (یوسف:۷۷) ''اگر اس نے چوری کی تو چوری کر چکا ہے اس کا بھائی اس سے پہلے۔'' ﴿اِذْ قَالَ لَھُمْ اَخُوْھُمْ نُوْحٌ﴾ (الشعراء:۱۰۶) ''جب کہا ان سے ان کے بھائی نوحؑ نے۔'' ﴿قَالُوْٓا اَرْجِہْ وَاَخَاہُ﴾ (الاعراف:۱۱۱) ''انہوں نے کہا کہ ٹال دو اس کو اور اس کے بھائی کو۔'' ﴿فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ﴾ (البقرۃ:۱۷۸) ''تو وہ جو معاف کیا گیا جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی۔''

اَخَوَانِ : یہ اَخٌ کا تثنیہ ہے۔ ﴿فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ ۚ﴾ (الحجرات:۱۰) ''پس تم لوگ صلح کراؤ اپنے دونوں بھائیوں کے مابین۔''

اِخْوَانٌ : یہ اَخٌ کی جمع ہے۔ ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ﴾ (بنی اسراء یل:۲۷) ''یقیناً بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔''

اِخْوَۃٌ (اسم الجمع): اس میں بھائی بہن سب شامل ہیں۔ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ (الحجرات:۱۰) ''کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تمام مؤمن آپس میں بھائی بہن ہیں۔''

اُخْتٌ ج اَخَوَاتٌ : بہن۔ ﴿یٰٓاُخْتَ ھٰرُوْنَ﴾ (مریم:۲۸) ''اے ہارون کی بہن۔'' ﴿اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ﴾ (النور:۶۱) ''یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں یا اپنی بہنوں کے گھروں میں۔''

د ر ی

دَرَی یَدْرِیْ (ض) دِرَایَۃً : کسی چیز کا عرفان حاصل کرنا' جاننا' سمجھنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَدْرَی یُدْرِیْ (افعال) اِدْرَاءً : کسی کو کسی چیز کا عرفان دینا۔ ﴿لَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَدْرٰىکُمْ بِہٖ ۫﴾ (یونس:۱۶) ''اگر اللہ چاہتا تو میں اسے پڑھ کر نہ سناتا تم لوگوں کو اور نہ وہ باخبر کرتا تم کو اس سے۔'' وَمَا اَدْرٰىکَ اور وَمَا یُدْرِیْکَ عربی محاورے ہیں۔ ان کا لفظی ترجمہ ہے ''اور اس نے کیا بتایا تم کو'' ۔ ''اور وہ کیا بتاتا ہے تم کو''۔ لیکن اس میں ان کا مفہوم ہے ''اور تم کیا جانو۔ اور تم کیا جانتے ہو''۔

ترکیب: ''مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ'' مرکب اضافی ہے اور مبتدأ مؤخر ہے' اس کی خبر محذوف ہے' جبکہ ''لِلذَّکَرِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''ثُلُثَا مَا'' بھی مرکب اضافی ہے' اس لیے ''ثُلُثَانِ'' کا نون اعرابی گرا ہوا ہے۔ ''وَرِثَ'' کا فاعل ''اَبَوٰہُ'' ہے۔ ''دَیْنٍ'' کی جر بتا رہی ہے کہ یہ ''مِنْ بَعْدِ'' پر عطف ہے۔ ''اٰبَآءُکُمْ وَاَبْنَآءُکُمْ'' مبتدا ہیں اور آگے پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ ''نَفْعًا'' تمیز ہے اور فَرِیْضَۃً حال ہے۔

ترجمہ:

يُوْصِيْكُمُ : تاکید کرتا ہے تم کو	اللّٰهُ : اللہ
فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ : تمہاری اولاد (کے بارے) میں	لِلذَّكَرِ : مذکر کے لیے
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ : دو مؤنث کے حصے کی مانند	فَاِنْ كُنَّ : پھر اگر ہوں
نِسَآءً : کچھ عورتیں	فَوْقَ اثْنَتَيْنِ : دو سے اوپر
فَلَهُنَّ : تو ان کے لیے ہے	ثُلُثَا : اس کا دو تہائی
مَا : جو	تَرَكَ : اس نے چھوڑا
وَاِنْ كَانَتْ : اور اگر ہو	وَاحِدَةً : ایک (مؤنث)
فَلَهَا : تو اس کے لیے ہے	النِّصْفُ : آدھا
وَلِاَبَوَيْهِ : اور اس کے ماں باپ کے لیے	لِكُلِّ وَاحِدٍ : ہر ایک کے لیے
مِّنْهُمَا : ان دونوں میں سے	السُّدُسُ : چھٹا حصہ ہے
مِمَّا : اس میں سے جو	تَرَكَ : اس نے چھوڑا
اِنْ كَانَ : اگر ہو	لَهٗ : اس کی
وَلَدٌ : کوئی اولاد	فَاِنْ : پھر اگر
لَّمْ يَكُنْ : نہ ہو	لَّهٗ : اس کی
وَلَدٌ : کوئی اولاد	وَّوَرِثَهٗٓ : اور وارث ہوں اس کے
اَبَوٰهُ : اس کے ماں باپ	فَلِاُمِّهِ : تو اس کی ماں کے لیے ہے
الثُّلُثُ : ایک تہائی	فَاِنْ كَانَ : پھر اگر ہوں
لَهٗٓ : اس کے	اِخْوَةٌ : بھائی بہن
فَلِاُمِّهِ : تو اس کی ماں کے لیے ہے	السُّدُسُ : چھٹا حصہ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ : اس وصیت کے بعد	يُّوْصِيْ : اس نے وصیت کی
بِهَآ : جس کی	اَوْ دَيْنٍ : یا کسی قرضے (کی ادائیگی) کے بعد
اٰبَآؤُكُمْ : تمہارے ماں باپ	وَاَبْنَآؤُكُمْ : اور تمہارے بیٹے
لَا تَدْرُوْنَ : تم نہیں جانتے	اَيُّهُمْ : ان میں سے کون
اَقْرَبُ : زیادہ قریب ہے	لَكُمْ : تمہارے لیے
نَفْعًا : بلحاظ نفع کے	فَرِيْضَةً : فرض ہوتے ہوئے
مِّنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے	اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
كَانَ عَلِيْمًا : جاننے والا ہے	حَكِيْمًا : حکمت والا ہے

نوٹ ۱: آیت زیرِ مطالعہ میں گنتی کے کچھ الفاظ آئے ہیں‘ ان کو **أسماء العدد** کہتے ہیں۔ ان کے استعمال کے کچھ قواعد ہیں جن کی تفصیل کتاب ’’عربی کا معلّم‘‘ حصہ چہارم میں دی ہوئی ہے۔ ان میں سے چند ابتدائی باتیں درج ذیل ہیں:

(۱) پہلے یہ سمجھ لیں کہ آج کل عربی میں گنتی لکھنے کے جو ہندسے ہیں‘ یعنی ۱۔۲۔۳ وغیرہ‘ ان کو اَرقامِ ہندیہ کہتے ہیں۔ عربی کے اصل ہندسے 1-2-3 وغیرہ ہیں اور ان کو اَرقامِ عربیہ کہتے ہیں۔ اہلِ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ ہندسے سیکھے تھے۔

(۲) ایک اور دو کی گنتی کے لیے اسم العدد اور معدود مرکب توصیفی کی طرح آتے ہیں‘ اس لیے جنس کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ جیسے **قَلَمٌ وَاحِدٌ‘ وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ** اور **قَلَمَانِ اثْنَانِ‘ وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ**۔

(۳) تین سے دس تک کی گنتی کے لیے اسم العدد مضاف اور معدود مضاف الیہ کی طرح آتے ہیں اور جنس میں ایک دوسرے کے برعکس ہوتے ہیں۔ جیسے **تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ** اور **تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ**۔

(۴) اگر ہم کہیں کہ ’’گھڑ سوار دو دو‘ تین تین‘ چار چار ہو کر آئے‘‘ اور اس کا عربی ترجمہ اس طرح کریں **جَاءَ تِ الْفُرْسَانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلٰثَةً ثَلٰثَةً اَرْبَعَةً اَرْبَعَةً** تو یہ ترجمہ درست ہوگا‘ لیکن عربی میں اس کا رواج نہیں ہے۔ نوٹ کریں کہ اس ترجمے میں اسماء العدد حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں آئے ہیں۔ عدد کے تکرار کے لیے ایک ایک کا مفہوم ادا کرنے کے لیے عام طور پر **فُرَادَ** آتا ہے۔ دو دو کے لیے **اِثْنَانِ** کو **مَفْعَلُ** کے وزن پر **مَثْنٰی** لاتے ہیں۔ جبکہ تین تین سے نو نو کے لیے اسم العدد کو **فُعَالٌ** کے وزن پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے **ثُلَاثُ** اور **رُبَاعُ** وغیرہ۔

نوٹ ۲: اس سورہ میں مختلف مقامات پر وراثت کے متعلق متعدّد آیات آئی ہیں۔ ان کے حوالے سے اسلام کے قانونِ وراثت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسی تمام آیات کو یکجا کر کے متعلقہ احادیث اور فقہاء کے اقوال کی روشنی میں ان کا مطالعہ کیا جائے۔ کسی ایک آیت یا چند آیات کے حوالے سے قانونِ وراثت کو سمجھنے کی کوشش ایک سعی لاحاصل ہے۔ اس لیے ان اسباق میں قانونِ وراثت کی وضاحت شامل نہیں ہوگی۔

آیت ۱۲

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

ر ب ع

رَبَعَ يَرْبُعُ (ن) رَبْعًا : کسی چیز کا چوتھا حصہ لینا' ایک چوتھائی لینا۔

اَرْبَعٌ: اسماء العدد میں سے ہے۔ چار۔ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ﴾ (النور:٤٥) ''اور ان میں سے وہ بھی ہے جو چلتا ہے چار پر یعنی چار ٹانگوں پر۔''

اَرْبَعِيْنَ : چالیس۔ ﴿وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً﴾ (البقرۃ:٥١) ''اور جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے چالیس راتوں کا۔''

رُبُعٌ : کسی چیز کا چوتھا حصہ' ایک چوتھائی۔ آیت زیر مطالعہ۔

رَابِعٌ : ترتیب میں چوتھا۔ ﴿سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ﴾ (الکہف:٢٢) ''وہ لوگ کہیں گے تین ہیں اور چوتھا ان کا کتا ہے۔''

رُبَاعُ (تکرار کا عدد) : چار چار۔ سورۃ النساء کی آیت ٣ دیکھیں۔

ك ل ل

كَلَّ يَكِلُّ (ض) كَلًّا : (١) تھکنا (بہت کام کرنے کی وجہ سے)۔ والد اور اولاد کے بغیر ہونا۔

كَلٌّ (اسم ذات بھی ہے) : تھکا دینے والی چیز' بوجھ۔ ﴿وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ﴾ (النحل:٧٦) ''اور وہ ایک بوجھ ہے اپنے آقا پر۔''

كَلَّا: بوجھ یا تھکاوٹ کی نفی سے عام ہے۔ کسی بھی چیز کی کامل نفی کے لیے آتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ﴿كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ﴾ (مریم:٧٩) ''ہرگز نہیں۔ ہم لکھیں گے اس کو جو وہ کہتا ہے۔''

كُلٌّ : (١) سب کے سب۔ ہر ایک۔ ﴿بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ) ''بلکہ اس کا ہی ہے وہ' جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب کے سب اس کی ہی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔''

كُلَّمَا: اس میں مَا ظرفیہ ہے اور كُلَّ اس کا مضاف ہے۔ ظرف کے تکرار کا مفہوم دیتا ہے۔ جب کبھی' جب بھی۔ ﴿كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ڎ﴾ (البقرۃ:٢٠) ''جب کبھی روشنی ہوتی ہے ان کے لیے تو وہ لوگ چلتے ہیں اس میں۔''

كَلٰلَةً : ایسی میت جس کی اولاد اور والد زندہ نہ ہوں۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''تَرَكَ'' کا فاعل ''اَزْوَاجُكُمْ'' عاقل کی جمع مکسر ہے' جس کا فعل واحد مذکر اور واحد مؤنث' دونوں طرح آ سکتا ہے۔ البتہ آگے ''يَكُنْ'' اور ''لَهُنَّ'' آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں ''اَزْوَاجُكُمْ'' (تمہارے جوڑے) سے مراد تمہاری بیویاں ہیں۔ ''دَيْنٍ'' کی جر بتا رہی ہے کہ یہ ''وَصِيَّةٍ'' پر

عطف ہے۔ ''وَاِنْ كَانَ'' میں ''كَانَ تامّہ'' ہے۔ ''رَجُلٌ'' اور ''اَوِ امْرَاَةٌ'' اس کے فاعل ہیں اور نکرہ موصوفہ ہیں۔ ''يُّوْرَثُ كَلٰلَةً'' صفت ہے۔ ثلاثی مجرد میں ''وَرِثَ'' لازم ہے' جس کا مجہول نہیں بن سکتا۔ اس لیے ''يُوْرَثُ'' باب افعال کا مجہول ہے۔ اس کا نائب فاعل اس میں شامل ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''رَجُلٌ'' اور ''اِمْرَاَةٌ'' کے لیے ہے۔ ''كَلٰلَةً'' ان کا حال ہے۔ ''كَانُوْا'' کا اسم اس میں شامل ''هُمْ'' کی ضمیر ہے جو ''اَخٌ'' اور ''اُخْتٌ'' کے لیے ہے اور اس کی خبر ''اَكْثَرَ'' ہے۔ ''وَصِيَّةٍ'' کا حال ہونے کی وجہ سے ''غَيْرَ مُضَارٍّ'' حالتِ نصبی میں آیا ہے۔

ترجمہ:

وَلَكُمْ: اور تمہارے لیے	نِصْفُ مَا: اس کا آدھا ہے جو
تَرَكَ: چھوڑا	اَزْوَاجُكُمْ: تمہاری بیویوں نے
اِنْ: اگر	لَّمْ يَكُنْ: نہ ہو
لَّهُنَّ: ان کا	وَلَدٌ: کوئی بچہ
فَاِنْ: پھر اگر	كَانَ: ہو
لَهُنَّ: ان کا	وَلَدٌ: کوئی بچہ
فَلَكُمُ: تو تمہارے لیے	الرُّبُعُ مِمَّا: اس میں سے چوتھائی حصہ ہے جو
تَرَكْنَ: انہوں نے چھوڑا	مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ: اس وصیت کے بعد
يُّوْصِيْنَ: انہوں نے وصیت کی	بِهَآ: جس کی
اَوْ دَيْنٍ: یا کسی قرضے کے بعد	وَلَهُنَّ: اور ان کے لیے
الرُّبُعُ مِمَّا: اس میں سے چوتھائی حصہ ہے جو	تَرَكْتُمْ: تم نے چھوڑا
اِنْ: اگر	لَّمْ يَكُنْ: نہ ہو
لَّكُمْ: تمہارا	وَلَدٌ: کوئی بچہ
فَاِنْ: پھر اگر	كَانَ: ہو
لَكُمْ: تمہارا	وَلَدٌ: کوئی بچہ
فَلَهُنَّ: تو ان کے لیے	الثُّمُنُ مِمَّا: اس میں سے آٹھواں حصہ ہے جو
تَرَكْتُمْ: تم نے چھوڑا	مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ: اس وصیت کے بعد
تُوْصُوْنَ: تم نے وصیت کی	بِهَآ: جس کی
اَوْ دَيْنٍ: یا کسی قرضے کے بعد	وَاِنْ: اور اگر
كَانَ: ہو	رَجُلٌ: کوئی ایسا مرد
يُّوْرَثُ: جس کا وارث بنایا جاتا ہے	كَلٰلَةً: اس حال میں کہ وہ کلالہ تھا

اَوِ امْرَاَةٌ : یا کوئی ایسی عورت ہو	وَّلَهٗ : اور اس کا
اَخٌ : ایک (اخیافی) بھائی	اَوْ : یا
اُخْتٌ : ایک (اخیافی) بہن ہے	فَلِكُلِّ وَاحِدٍ : تو ہر ایک کے لیے
مِّنْهُمَا : ان دونوں میں سے	السُّدُسُ : چھٹا حصہ ہے
فَاِنْ : پھر اگر	كَانُوْٓا : وہ (لوگ) ہوں
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ : اس سے زیادہ	فَهُمْ : تو وہ (لوگ)
شُرَكَآءُ : شریک ہیں	فِي الثُّلُثِ : ایک تہائی میں
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ : اس وصیت کے بعد	يُّوْصٰى : وصیت کی گئی
بِهَآ : جس کی	اَوْ دَيْنٍ : یا کسی قرضے کے بعد
غَيْرَ مُضَآرٍّ : بغیر نقصان دینے والی ہوتے ہوئے	وَصِيَّةً : تاکید ہوتے ہوئے
مِّنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے	وَاللّٰهُ : اور اللہ
عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے	حَلِيْمٌ : بردبار ہے

نوٹ: لغوی اعتبار سے ایسی میت کو بھی کلالہ کہتے ہیں جس کا والد اور اولاد نہ ہو اور میت کے والد اور اولاد کے علاوہ جو وارث ہوں ان کو بھی کلالہ کہتے ہیں۔ لیکن اس آیت اور اس سورۃ کی آخری آیت کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ ان میں کلالہ کا لفظ میت کے لیے آیا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے كَلٰلَةً کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ''وہ، جو مرا اس حال میں کہ نہیں ہے اس کی کوئی اولاد اور نہ ہی والد''۔ (مفردات القرآن)

آیات ۱۳۔۱۴

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

ترکیب: ''مَنْ'' شرطیہ ہے۔ شرط ہونے کی وجہ سے ''يُطِيْعُ'' کے بجائے مضارع مجزوم ''يُطِعْ'' آیا ہے۔ پھر اسے اگلے لفظ یعنی اللہ سے ملانے کے لیے قاعدے کے مطابق زیر دی گئی ہے۔ ''يُدْخِلْهُ'' جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا۔ ''جَنّٰتٍ'' اس کا مفعول ثانی ہے اس لیے حالت نصب میں آیا ہے اور نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''خٰلِدِيْنَ'' حال ہے۔ ''اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ'' خبر معرفہ ہے اور اس کی ضمیر فاصل محذوف ہے۔ ''يَعْصِ'' اور ''يَتَعَدَّ'' شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہیں۔ ''يُدْخِلْهُ'' کا مفعول ثانی ''نَارًا'' ہے اور ''خَالِدًا'' حال ہے۔ ''عَذَابٌ مُّهِيْنٌ'' مبتدا موخر نکرہ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ (بقیہ صفحہ 59 پر)